وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم

الحمد للہ والمنتہ

کہ یہ رسالہ جس میں عقائد کے متعلق کل ایسے ضروری

باتیں جمع ہیں جن کا جاننا۔ معلوم کرنا۔ بتانا سکھانا اہل اسلام اور انکے بچوں کے

لیے نہایت ضروری بلکہ فرض ہے جسکے بغیر چارہ نہیں ہے

اچھا عقیدہ

ترجمہ اردو بامحاورہ

حسن العقیدہ

مصنفہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حکیم امت مصطفویہ

حضرت ولی نعمت جد امجد مولنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جسکو المفتقر الی

اللہ الصمد احقر ظہیر الدین سید احمد ولی اللّٰہی غفر اللہ

نے محض اپنی نجات اخروی کے خیال سے لیے

طبع ایک ہزار

قیمت فی جلد ۱ر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم احقر سید احمد ولی اللہی عفی عنہ نبیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ گزارش کرتا ہی جبکہ حسن العقیدہ عربی جد امجدی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی کی نظر سے گزرا تو دل نے یہ چاہا کہ اسکا اردو ترجمہ بامحاورہ خوشخط چھپا یا جاوے اور
بھی تبرکا حاشیہ پر رہے تاکہ تمام اہل اسلام اور خصوصاً معتقدین و متوسلین اس خاندان کے آپ
اپنے عقاید درست کرین اور اپنے بچون کو پڑھاوین کیونکہ یہ ایک ایسی ضروری اور جامع کتاب
کہ جسمین عقائد کے متعلق کل ضروری باتین جمع ہین جنکا جاننا اور معلوم کرنا بتانا سکھانا
بلکہ فرض ہی جسکے بغیر چارہ نہین اور یہی عقائد بزرگان سلف کی ہین۔ جملہ حقوق اسکے
کوئی صاحب بغیر اجازت تحریری قصد طبع نفرماوین جسقدر نسخے مطلوب ہون مطبع احمدی سے طلب فر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین اللہ ہی کیلئے ہین جو سارے جہان کا مالک ہی اور رحمت
سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہین اور آپکے
اصحاب پر نازل ہو اما بعد فقیر شیخ احمد (جو اللہ بزرگ کی رحمت کا محتاج
اور مشہور نام اسکا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم دہلوی کا کہتا ہی خدا اللہ تعالی
ان دونون کے ساتھ بھلائی کرے) کہ مین اپنے عقائد مفصلۂ ذیل پر اللہ
تعالی اور اوسکے فرشتون اور سب انسان وجنات کو گواہ رکھتا ہون یعنی
اسبات کا معتقد ہون کہ عالم کا ایک بنانیوالا ہی جو ہمیشہ سے
ہمیشہ رہیگا جسکا پایا جانا ضرور ہی اور اوسکا فنا و معدوم ہونا محال ہی
خداوند بڑی عالی اور سب کمال کی صفتون کے ساتھ موصوف ہی اور نقصان

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين وآله وأصحابه اجمعين اما بعد فيقول الفقير الى رحمة الله احمد المدعو بولي الله بن الشيخ عبد الرحيم عاملهما الله تعالى بلطفه العميم اني اشهد الله تعالى وملائكته ومن حضرني من الجن والانس

اني اعتقد ان للعالم صانعا قديما لم يزل ولا يزال واجب الوجود ممتنع العدم متصفا بجميع صفات الكمال

ل کی جتنی علامتین ہین اون سب سے وہ پاک ہے - ساری مخلوقات کا
اکرنیوالا وہی خداوند عالم ہے - سب چھوٹی اور بڑی باتین اوسکو
وم ہین - اور تمام ممکنات مخلوقات پر اوسکو پوری قدرت حاصل ہے
سب چیزین اوسنے اپنے ارادہ سے پیدا کی ہین - زندہ ہے - سُننے والا
- دیکھنے والا ہے - کوئی چیز اوسکے مشابہ نہین اور کوئی چیز اوسکے
بل نہین - اور کوئی چیز اوسکے شریک نہین - اور کوئی چیز اوسکے
مثل نہین اور سوا پروردگار عالم کے کوئی واجب الوجود نہین ہے
اور واجب الوجود وہ ہے جسکا پایا جانا ضرور ہو اور معدوم ہونا اوسکا محال ہو
اور سوا اوس ذات باری کے کوئی دوسرا مستحق عبادت نہین ہے اور عالم کے
پیدا کرنے اور تدبیر اور انتظام مین کوئی اوسکا شریک نہین ہو پس انتہا کے
تعظیم یعنی پوجے جانیکے وہی پروردگار لائق ہے - مریضون کو چنگا کرنا -
بندون کو روزی دینا - مصیبتون کو ٹالنا - اوسی خداوند عالم کا کام ہے
سطرح کہ جب کوئی اُسے کوئی بات کرنی ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ ایسا ہو بس وہ بات
سیطرح ہوجاتی ہے نہ سطرح کہ اوسکا کوئی سبب ظاہری ہو جسطرح لوگ کہا کرتے
ہین فلان بیمار نے فلان حکیم سے شفا پائی اور سردار نے اپنی فوج کو کھانا دیا تو یہان حکیم و

سردار صحت و روزی کے سبب ہو جاتے ہین - یہ اور بات ہی اور وہ اور
بات ہی اگرچہ بظاہر دونون کے لفظ ایک ہوتے ہین اور اللہ کا کوئی شریک
نہین ہی اور وہ کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور اپنے غیر کے ساتھ ملکر ایک
نہین ہو جاتا اور ذات باری کے ساتھ کوئی ایسی چیز جو نیست تھی بعد اسکے
ہست ہوئی قائم نہین ہی تو ثابت صفات ہین اوسکے کوئی حادث نہین
یعنی ایسی کوئی چیز نہین ہی جو پہلے نہو اور بعد کو پیدا ہوئی ہو - ہان ان
صفات کا جب اپنے متعلقات کے ساتھ تعلق ہوتا ہی تو اوسمین حدوث البتہ
ہی تاکہ افعال ظاہر ہون اور اسکی حقیقت یہ ہی کہ درصل یہ تعلق بھی حادث نہین ہی
لیکن متعلق اوسکا یعنی ماسوی اللہ بیشک حادث ہی اور چونکہ متعلقات یعنی
عالم کی چیزین متفاوت و مختلف ہین اسلئے اوس تعلق کے احکام بھی مختلف
ہوتے ہین ورنہ ذات و صفات خداوندی مین کچھ بھی حدوث نہین ہی - اور
اللہ تعالی نہ جوہر ہی (جوہر وہ ہی جو خود قائم ہو جیسے انسان و حیوان وغیرہ) نہ
عرض ہی (عرض وہ ہی جو دوسرے سے ملکر قائم ہو جیسے رنگ و بو و مزہ وغیرہ) یعنی
وہ جوہر و عرض ہونے سے پاک ہی اور جسم بھی نہین ہی جو کسی جگہ کو گھیرے اور کسی جہت
بھی پاک ہی یعنی یہ نہین کہہ سکتے کہ فلان طرف ہی اور یہان اور وہان کا اشارہ بھی نہین کر سکتے

اور اللہ تعالی از روی ذات وصفات کے نہ حرکت کرتا ہی نہ ایک جگہ سی دوسری جگہ
منتقل ہوتا ہی - نہ بدلتا ہی نہ اوسپر جہل وکذب جائز ہی یعنی نادانی وجھوٹ
اوسکے لئے محال ہے اور اللہ تعالی عرش کے اوپر ہی جسطرح خود اوسنے اپنی
صفت کی ہی لیکن اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ عرش ہی اوسکی جگہ ہو اور عرش
کیطرف اوسکے لئے اشارہ ہو بلکہ اس ستوا یعنی عرش پر ہونیکی حقیقت کو سوائے
اوسکے کوئی نہین جانتا یا وہ علماء جانتے ہین جنکو اللہ نے علم لدنی بخشا ہی
اور جو دیدار الٰہی مؤمنین کو قیامت کے دن حاصل ہوگا اوسکے دو طور ہین
ایک یہ ہی کہ مؤمنین کو پروردگار عالم کیطرف سے ایسا انکشاف تام کیا جاوے
کہ جو عقلی تصدیق سے مرتبہ مین کہین زیادہ ہو تو ایسا انکشاف
گویا آنکھ سے دیکھنا ہی ہے مگر اس انکشاف مین جہت
اور مقابلہ کی ضرورت نہین ہے جیسا کہ عموماً دیکھنے
مین ہوتا ہے کہ جو شئے دیکھی جاتی ہے وہ ضرور کسی
جہت مین ہوتی ہے اور دیکھنے والے کی آنکھ اوسکے
مقابل مین ہوتی ہے اور معتزلہ اور شیعہ وغیرہ اسی قسم کی
رؤیت کے قائل ہین اور یہ قول اون کا فی نفسہ حق ہے

لیکن خطا اونکی یہ ہے کہ وہ رؤیتِ الٰہی کے لئے بھی جہت وغیرہ کو ضروری سمجھتے ہین۔ اور اسی سبب سے دیدارِ الٰہی کے منکر ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ جب وہان جہت نہین ہے تو رؤیت کیونکر ہوگی اور دوسری خطا اونکی یہ ہے کہ اونہون نے دیدارِ الٰہی کا اثبات صرف بذریعہ انکشاف سمجھا ہے اور رؤیت اون کے نزدیک اسی پر منحصر ہے اور دوسرا طور دیدارِ الٰہی کا یہ ہے کہ پروردگارِ عالم دیکھنے والون کے لئے بہت سی صورتون مین ظاہر ہو جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے پس مؤمنین اوسکو کسی شکل و رنگ و مقابلہ مین دیکھین۔ جیسا کہ خواب مین اکثر مشاہدہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی اسطرح خبر دی ہے کہ دیکھا مین نے اپنے پروردگار کو اچھی صورت مین پس جسطرح دُنیا مین ایسا مشاہدہ بذریعہ خواب کے ہوتا ہے قیامت مین بحالت بیداری آنکھون سے ہوگا اور یہ دو طور دیدارِ الٰہی کے جو مین نے بیان کئے ہین انہین کا معتقد ہون اور رؤیتِ الٰہی کے یہی معنی سمجھتا ہون اور اگر اللہ اور اوسکے رسول نے رؤیت اور دیدار سے سوا ان معنی کے کوئی اور معنی ارادہ کیا ہے تو مین اُسی معنی پر ایمان لاتا ہون اگرچہ بعینہ مین اونکو نجانون جو اللہ چاہے ہو اور جو وہ نچاہے نہو پس کفر اور دوسرے گناہون کے ساتھ اوسکا خلق و ارادہ تو

متعلق ہی مگر اوسکی رضامندی متعلق نہین ہے اور پروردگار ایسا غنی ہی جو
ذات و صفات مین اپنے کسی شئے کا محتاج نہین ہی اور اوسپر کوئی حاکم نہین
ہی اور عالم مین کوئی ایسا نہین ہے جو پروردگار پر کوئی بات واجب کرے
ہان پروردگار جب کسی بات کا وعدہ کرتا ہی تو ضرور اوسکو پورا کرتا ہی
جیساکہ قرآن و حدیث مین آیا ہی پس وہ خداوند تعالی پر ضامن ہے
اور خداوند عالم کے سارے کام مصلحت و حکمت سے بھرے ہین کلی طور پر
جیساکہ وہ جانتا ہی مگر اوسپر لطف جزئی خاص یا اصلح خاص واجب نہین ہے
(جیساکہ شیعہ کہتے ہین) اللہ کیطرف سے کوئی برائی نہین ہی اور اللہ تعالی
اپنے کامون یا اپنی حکمون مین ظالم اور نا انصاف نہین ہے اور ظلم کی نسبت
اوسکی طرف نہین ہوسکتی اور جو کچھ پروردگار نے پیدا کیا ہی یا حکم کیا ہی اسمین
حکمت کی رعایت کی ہی یہ نہین ہی کہ پروردگار اپنی ذات یا صفات کی
کمی سے تکمیل کرتا ہو یا اوسکو کسی شئے کی حاجت و غرض ہو کیونکہ یہ کمزوری
اور برائی ہی اور اللہ تعالی اس سے پاک ہی اوسکے سوا کوئی دوسرا حاکم نہین
عقل کو چیزونکی بھلائی یا برائی مین کوئی دخل نہین (جیساکہ شیعہ کہتے ہین)
کسی فعل کا سبب واسطے عذاب و ثواب کے ہونا عقل مخلوق سے باہر ہے

چیزونکی بھلائی اور برائی توصرف حکم الٰہی پر منحصر ہے اور لوگونکو اوسکی تکلیف دینیوالے یعنی بندون پر امور شرعیہ کی تکلیف دینے والا وہی پروردگار عالم ہے دوسرا نہین ہے بعض شرعی باتین ایسی بھی ہین جنکی مصلحت و حکمت کو عقل سمجھ جاتی ہے اور ان مین سے کسی کو قابل ثواب اور کسی کو قابل عذاب ٹھہراتی ہے اور بہت سی باتین ایسی بھی ہین جو بغیر بتلائے رسولون کے جو اللہ کی طرف سے ہدایت خلق کیلئے بھیجے گئے ہین نہین معلوم ہوسکتین اور خداوند تعالیٰ کی جتنی صفات کاملہ ہین اونمین سے ہر صفت باعتبار اپنی حقیقت و ذات کے ایک ہے اور باعتبار تعلقات کے نہ انتہا ہے اور حدوث و تجدد اُس صفت باری مین نہین ہے بلکہ جسکے ساتھ وہ متعلق ہوئی ہے یعنی ممکنات حادثات ہین جیسے انسان حیوان جنات۔ فرشتے وغیرہ۔ اور پروردگار کی مخلوقات مین فرشتے ہین بلندی کے رہنے والے اللہ سے نزدیک اور کچھ فرشتے لوگونکی اعمال لکھنے کیلئے مقرر ہین اور اللہ کے دوسرے بندون کی حفاظت اکثر خطرات و مہلکات سے اور لوگون کے دلون مین اچھے خیالات پیدا کرنا اونکی خدمت ہے ہر فرشتے کا ایک ایک ٹھکانا ہے وہ اللہ کے احکام کی نافرمانی کبھی نہین کرتے جو کچھ اون کو حکم ہوتا ہے بےچون و چرا بجا لاتے ہین اور اللہ ہی کی مخلوقات سے شیاطین

شیاطین بھی ہین۔ لوگون کو برے تخیلات و وسوسے پیدا کراتے
ہین اور قرآن مجید اللہ تعالی کا کلام ہی وحی کی ہی پروردگار عالم نے
اوسکی ہمارے سردار پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اللہ جب کسی بشر سے
کلام کرتا ہی تو تین طرح سے۔ یا وحی بھیجکر یا از پس پردہ یا فرشتے کو بھیجکر
جو کچھ چاہو کہلائے۔ پس یہی وحی ہی۔ اور اللہ پاک کے نامون اور
صفتون مین نافرمانی جائز نہین ہی یعنی جو نام او صفات کہ شریعت
سے معلوم ہوئے ہین اون مین تبدل و تغیر جائز نہین ہے
یعنی اسماء الٰہی توقیفی ہین صرف شریعت کے تبلانے پر منحصر
ہین اور قیامت کے دن جسم کے ساتھ زندہ ہونا حق ہے۔
بدن لوگون کے جمع ہون گے اور روحین اون مین لوٹائی
جاوین گی اور یہ بدن وہی بدن ہون گے جو پہلے دنیا مین
تھے عام اس سے کہ اوسی قدر لانبے ہون یا کچھ چھوٹے ہو جاوین
جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافر کے دانت احد پہاڑ کے
ایسے ہونگے۔ یا پہلے سے زیادہ لطیف ہو جاوین جسطرح جنت والون کی
صفت مین آیا ہی کہ اون کے اجسام نہایت پاکیزہ و خوبصورت ہون گے

اوسکی مثال ایسی ہی جسطرح لڑکا جوان ہوجاتا ہی یا بوڑھا ہوجاتا ہے
حالانکہ وہی بدن ہے جو پہلے تھا اگرچہ اجزا اوس کے ہزار بار بدلین
اور لوگون کو جزا و سزا ملنا اور خداوند تعالی کے حضور مین حساب دینا
اور پل صراط اور ترازو جسپر اعمال تلین گے اور جنت و دوزخ حق ہین
اور یہہ دونون چیزین پیدا ہوچکی ہین (اور فرقہ معتزلہ کے نزدیک
قیامت مین پیدا ہون گی) اور اسکے لئے کوئی جگہ خاص ہم نہین
بتلا سکتے جہان اللہ تعالی چاہے گا وہین ہون گے کیونکہ ہمکو اللہ
کی مخلوقات کا ٹھکانا کیا معلوم ہے اور مسلمان جو کبیرہ گناہ
کرکے بے توبہ مر گیا ہے وہ دوزخ مین ہمیشہ نہین رہے گا
اسی مضمون کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "اگر تم اون بڑے
گناہون سے جن سے اللہ نے تمہین منع کیا ہے باز رہو تو ہم تمہارے
بقیہ گناہون کو دور کردین گے یعنی نماز اور دوسرے کفارات فروع
کی برکت سے" اور یہہ امر جائز ہے کہ خداوند تعالی کبیرہ گناہون کو
معاف فرماوے علاوہ اسکے کہ خدا تعالی کے کام دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہین - ایک تو موافق دستور و عادت اپنے - اور ایک خلاف دستور

تو جو شخص کبیرہ گناہ کرکے بلا توبہ مر گیا ہو اوس کے گناہون کو معاف
فرمانا اور اوسپر عذاب نکرنا یہ پروردگار کے اون کامون مین سے ہی جو
خلاف دستور کے ہوتے ہین اور اسیطرح پروردگار کا حق العباد کو معاف فرمانا
بھی خلاف دستور وعادت الہی جائز ہی اور جو آیات قرآنی واحادیث صحیحہ کہ
اس مادہ مین بظاہر متعارض اور ایکدوسرے کے نقیض معلوم ہوتے ہین
اون مین اسیطرح سے مطابقت وموافقت ہوتی ہے اور درگاہ
خداوندی مین شفاعت کرنی حق ہے اوس کے لیے جسکو وہ ارحم الراحمین
حکم دے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اپنی امت
کے اون گناہگارون کیلئے جن سے بڑے بڑے گناہ صادر ہوئے
ہین حق ہی اور جب آپ شفاعت فرماوینگے آپکی شفاعت مقبول
ہوگی اور قرآن مجید مین جہان انکار شفاعت کیا گیا ہی اسطرحپر کہ کوئی
کسی کی شفاعت اوس دن نہین کرسکتا تو مراد اوس انکار شفاعت سے
وہی شفاعت ہی جو بلا حکم پروردگار و بلا مرضی اوس کے ہو- اور قبر
مین گناہگارون وبدکارون پر عذاب ہونا اور نیکوکارون پر رحمت الہی
ہونا حق ہے اور منکر نکیر کا قبر مین آکر سوال وجواب کرنا مردون سے

زندہ کرکے حق ہے اور خداوند تعالیٰ کا خلق اللہ کی ہدایت کے واسطے پیغمبر
بھیجنا حق ہے اور اسیطرح لوگون کو شریعت کی باتون کی تکلیف دینا
بعض باتون کا حکم دینا اور بعض باتون سے منع کرنا پیغمبرون کی زبان
حق ہے۔ اور پیغمبرون مین چند باتین ایسی ہوتی ہین جن سے اور
اور لوگون سے تمیز ہوجاتی ہے۔ اور یہی باتین اون کے ثبوت کی
ہین ازانجملہ اکثر خوارق عادات یعنی معجزون کا اون سے ظاہر
ہے اور پیدایش سے اون کا سلیم ہونا اور اخلاق مین کامل
اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتین ہین اور کل پیغمبر کفر
اور قصداً گناہ کبیرہ کرنے یا اوسپر اصرار کرنے سے محفوظ ہین
نے ان باتون سے اون کو بچالیا ہے اور اون کے بچانے
تین طریقے ہین ایک تو یہہ ہے کہ وہ پیدایش ہی سے
سلیم و کامل الخلق ہون اسلئے بالطبع وہ گناہون سے نفرت
اور کبھی کسی گناہ کی اون کو رغبت نہ ہو۔ دوسرے یہ ہے
خداوند تعالیٰ کی طرف سے خبر بھیجی جاتی ہے کہ گناہون
ہوگی اور نیکیون کی جزا ملیگی اور یہ وجہ اون کے گناہون

اور تیسری صورت یہہ ہے کہ اگر اون سے گناہ
قصد ظاہر بھی ہو تو خود پروردگار اون کے اور اون کے
کے درمیان حایل ہو جاوے یعنی غیب سے ایک
والی بات پیدا ہو جاوے جس طرح یوسف علیہ السلام
سے گناہ کا قصد ہوا تھا تو اوس وقت اون کے والد حضرت
علیہ السلام کی صورت اونکو نظر آئی کہ آپ اونگلی دانتون سے
ہین اور اس حرکت سے منع کرتے ہین اور ہمارے سردار
صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کو ختم فرمانے والے ہین آپ کے بعد
نبی نہین ہو سکتا اور آپ کی دعوت اسلام مین انسان و
دونون شامل ہین یعنی آپ دونون جماعتون کے نبی ہین
اور بھی دوسرے نبیون سے آپ سب سے افضل
اور اولیاء اللہ وہ مومنین ہین جن کو معرفت الٰہی حاصل ہو
ایمان مین اپنے بڑے مضبوط و مخلص ہون ان سے جو جو
خلاف عادت سرزد ہون اون کا نام کرامات ہے اور
کرامات اولیاء اللہ سے حق ہے اللہ جسکو چاہتا ہے

اس وجہ ولایت سے سرفراز فرماتا ہی اور اپنی رحمت سے خاص کرتا ہی
اور ہم گواہی دیتے ہین جنت اور بھلائی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دس یارون کے لیئے جن مین چار خلفاء راشدین اور حضرت
طلحہ وزبیر وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید وابو عبیدہ بن
الجراح وعبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین ہین اور
اسی طرح حضرت فاطمہ زہرا خاتون جنت وحضرت خدیجہ و
حضرت عائشہ اور حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہم
اجمعین جنتی ہین - ہم ان بزرگون کی بزرگی کا اقرار کرتے
ہین اور اسلام مین انکے علو مرتبہ کو تسلیم کرتے ہین اور ایسا
ہی اقرار کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام مین سب سے افضل بدر والے اور بیعۃ الرضوان والے
ہین اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سچے امام وخلیفہ
ہین بعد وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد ان کے حضرت عمر فاروق ہین - ان کے بعد حضرت عثمان
ذی النورین ہین بعد ان کے حضرت علی ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

ان چارون بزرگون تک خلافتِ راشدہ ختم ہوگئی اور
جو خلفا ہوئے وہ درصل بادشاہ تھے اور حضرت ابو بکر
صدیق رضہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اُمت مین
سب سے افضل ہین بعد انکے حضرت عمر فاروق رضہ اور اسکے افضل ہونے
کا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ اور لوگون سے سب طرح افضل ہین
یہانتک کہ نسب و شجاعت و قوت و علم مین بھی۔ کیونکہ ان امورن
مین حضرت امیر بیشک ان سے افضل ہین بلکہ اوسکا مطلب یہ ہے
ان دو بزرگون سے اسلام کو نفع عظیم پہنچا پس اس امت کے سردار آنحضرت
صلعم ہین اور دو وزیر آپکے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہین اس معنے سے
حق کے پھیلانے مین یہ حضرات ایسے ہی عالی ہمت تھے اسواسطے کہ
آنحضرت صلعم کیلئے دو وجہین تھین ایک وجہ اللہ تعالی سے اخذ کرنیکی
اور دوسری وجہ خلق اللہ کو دینے کی۔ پہلی وجہ مین تو کسی کی شرکت
نہ تھی مگر دوسری وجہ خلق اللہ کو ہدایت کرنے مین شیخین یعنی ابو بکر و
عمر رضی اللہ عنہما کو بہت بڑا حصہ ملا تھا لوگون کو ہر جگہ سے جمع کرنا
اور جہاد کی عمدہ عمدہ تدبیرین نکالنا اور کسریٰ و قیصر کو مغلوب کرکے

اس وجہ وہ علم کے جھنڈے کو بلند کرنا انہین کا کام تھا اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہم سواء بھلائی کے اور کسی طرح یاد نہیں
کر سکتے اور وہ لوگ ہمارے پیشوا و سردار دین اسلام کے
ہین اون کو گالیان دینی حرام ہین - اور اون کی تعظیم
واجب ہے اور اہل قبلہ کو ہم کافر نہین کہہ سکتے تا وقتیکہ
اون سے شرک اور عبادت غیر اللہ نہ صادر ہو - یا
اور نبی اور دوسری دین اسلام کی ضروری باتون سے
منکر ہو جاوین - اور لوگون کو نیک باتون کا حکم کرنا اور
بری باتون سے روکنا ضرور ہے - مگر اس شرط سے کہ
اوس سے کوئی فتنہ نہ پھیلے - یا اون کی بات لوگ مانین
بس یہی عقائد ہمارے ہین اللہ کی طرف سے باعتبار
ظاہر و باطن کے - اور اللہ ہی کی سب خوبیان و تعریفین
اول و آخر و ظاہر و باطن ہین ++

تمت بالخیر